بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۲

روزنامہ

خاص نمبر ۱۴ خطبہ

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۶ ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ تلی کی شکایت میں تو افاقہ ہے۔ لیکن سر درد کا دورہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تا حال علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

انگیس سروس مین ایسوسی ایشن کا اجلاس عمومی ۵/۱۶/۴۷ بروز جمعہ ۸ بجے صبح مسجد نور میں ہو گا۔ تمام حصہ داران کی شمولیت ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ

سلسلہ کی خدمت میں ہی سب سے بڑی عزت ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا حصہ دار بنے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ مئی ۱۹۴۷ء

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

حقیقی اسلام کے معنے

یہ ہوتے ہیں۔ کہ انسان اپنی ساری طاقتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خدمت میں لگا دے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو سستی کی وجہ سے عام طور پر دینی خدمات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دین کی

بعض قسم کی خدمات

تو کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض قسم کی خدمات سے انہیں گریز ہوتا ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

گر جاں طلبی مضائقہ نیست
گر زر طلبی سخن دریں است

یعنی اگر جان مانگو تو مجھے اس کے دینے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن اگر روپیہ مانگو تو اس کے دینے میں مجھے تامل ہے لیکن بعض طبائع ایسی بھی ہوتی ہیں۔ کہ وہ روپیہ سے تو دین کی خدمت کرنے کو تیار رہتی ہیں۔ لیکن

جسمانی خدمت سے گریز

کرتی ہیں۔ زندگی وقف کرنے کے معاملہ میں مجھے کئی نوجوانوں کے رشتہ داروں کی طرف سے یہ شکایت آتی رہتی ہے۔ کہ فلاں نوجوان اچھی کمائی کر رہا ہے۔ اگر اسے کام سے ہٹا کر دین کی خدمت میں لگا دیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ نہ صرف چالیس پچاس یا سو روپیہ ماہوار جو وہ سلسلہ کو دیا کرتا تھا بند ہو جائے گا۔ بلکہ اس کے گزارہ کے لئے مزید خرچ کرنا پڑے گا۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اس کی بجائے

کوئی دوسرا آدمی

کام پر لگا لیا جائے۔ یہ چندہ بھی دیتا رہے گا۔ اور دین کی خدمت بھی کرتا رہے گا۔ بظاہر یہ ایک خوشنما اور اچھی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں اس کے پیچھے

شدید دنیا داری

کی روح کام کر رہی ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص اچھی کمائی کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس نے ایک حد تک اپنی قابلیت اغیار سے منوا لی ہے اور اس کی قابلیت کے پیش نظر غیر بھی اس کو اچھا عہدہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر سلسلہ کی ضروریات کو اگر دیکھا جائے۔ تو اسے بھی ہر قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور ہر قسم کی لیاقت رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ آخر ہر انسان ہر کام نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص صرف چپڑاسی کا کام کر سکتا ہے۔ کوئی اچھا کلرک بن سکتا ہے۔ کوئی اچھا نگران بن سکتا ہے۔ کوئی اچھا افسر بن سکتا ہے۔ ان

تمام کاموں کے لئے

مختلف لیاقت رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جس لیاقت کے آدمی کی ہمیں ضرورت پیش آئے۔ اگر اس لیاقت کا آدمی ہمیں مل جائے تو ہمارا کام چل سکتا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

گو اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا۔ کہ جب کوئی اچھی لیاقت کا آدمی کسی کام پر لگایا جائیگا۔ تو سلسلہ کو اس آمد سے محروم ہونا پڑے گا۔ جو اس کی طرف سے آیا کرتی تھی۔ اور یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ کسی نالائق آدمی کو اعلیٰ کام پر لگا کر نقصان کا دروازہ کھول دیا جائے۔ مگر یہ غیر معمولی طریق ہے۔ اور کوئی معقول آدمی اس طریق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اصل صورت یہی ہے۔ کہ کسی تجربہ کار اور قابل آدمی کے سپرد کام کیا جائے۔ اور یہی صورت

معقول اور قابل عمل

ہے۔ مگر اس طریق پر عمل کرنے سے لازمی طور پر ایسے شخص کی معقول آمد سے سلسلہ کو محروم ہونا پڑیگا کیونکہ عام طور پر لائق آدمی ہی زیادہ کماتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض ناقابل اور نالائق آدمی بھی کسی اچھی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر مستثنیات میں سے ہوتا ہے۔ ورنہ عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ لائق آدمی ہی اچھی جگہ پر پہنچتے ہیں۔ اور نالائق کا ترقی کرنا ایک اتفاقی امر ہوتا ہے۔ اور اسکی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے اتفاقاً کسی کو گرا پڑا پونڈ مل جائے۔ جس شخص کو اتفاقاً گرا پڑا پونڈ مل جائے۔ وہ اگر

تمام کام کاج چھوڑ کر

پونڈ ملنے کی امید پر بیٹھ جائے۔ کہ فلاں دن جو مجھے پونڈ ملا تھا۔ اب بھی مل جائیگا۔ تو ایسے شخص کو کون عقلمند کہے گا۔ پس گو ناقابل اور نالائق بھی بعض دفعہ ترقی کر جاتے ہیں۔ لیکن عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ قابل آدمی اپنے فن میں مہارت حاصل کر لینے کی وجہ سے زیادہ آمد پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسے جب بھی اپنی جگہ سے بلایا جائیگا۔ اس کی وجہ سے جو آمد ہو رہی ہوگی۔ وہ بند ہو جائیگی۔ لیکن اگر اسے مفید وجود سمجھ کر نہ بلایا جائے۔ تو سلسلہ کو ناقابل اور بے کار وجودوں سے کام لینا پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کام خراب ہو جائیگا۔ یہ بات تو زندگی وقف کرنے والوں کے متعلق ہے۔ لیکن ان کے علاوہ

ہزاروں لاکھوں آدمی

ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جنہوں نے گو اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں۔ لیکن وہ ایسی جگہ پر ہیں۔ کہ اگر وہ دینی کاموں میں حصہ لینا چاہیں۔ تو حصہ لے سکتے ہیں مگر ان میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ جب ہم چندہ دے دیتے ہیں تو ہمیں دینی کاموں میں اپنے اوقات صرف کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ سلسلہ کے کاموں کے لئے اپنے دلوں میں کوئی دلچسپی ہی نہیں رکھتے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ ان کا یہ خیال دیانتداری کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ درحقیقت وہ

سلسلہ کی روحانی عظمت

کے قائل ہی نہیں۔ اور وہ سلسلہ کے کام کرنے میں عزت محسوس نہیں کرتے۔ ان کو یہ علم ہی نہیں۔ کہ سلسلہ کی خدمت ہی سب سے بڑی عزت ہے۔ بلکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سلسلہ کا کام ایسا معمولی ہے۔ کہ یہ کام دوسروں کو کرنا چاہیئے۔ ان کی شان کے مطابق نہیں۔ گویا وہ سلسلہ کے کام کرنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے دلوں میں ایک حد تک ایمان ہے۔ اس لئے وہ اپنے نفس کے سامنے کچھ نہ کچھ بہانے بنا کر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان کے لئے

سب سے بڑی ملامت

اس کے اپنے ضمیر کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب انسان کوئی بُرا کام کرتا ہے۔ تو اس کا ضمیر اسے لعنت ملامت کرتا ہے۔ اور جب تک ضمیر مر نہ جائے۔ اس وقت تک انسان ایک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ ہر بُرے فعل کے وقت اسے ضمیر لعنت ملامت کرتی ہے۔ کہ تو نے ایک بُرے فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اور ہر وقت کا یہ احساس انسان کو بے چین کئے رکھتا ہے۔ اور اس کی طبیعت میں دکھ اور غم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہر اس آرام اور لذت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس کے لئے اس نے بدی کا ارتکاب کیا ہوتا ہے۔ اس دکھ اور عذاب کو دور کرنے کے لئے اور

ضمیر کی تسلّی

کے لئے انسان نے یہ علاج سوچا ہے۔ کہ وہ جھوٹے عذر بنا کر نفس کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں نہیں آتے تھے۔ اور اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے۔ کہ مجھ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رعب اتنا زیادہ غالب ہے۔ اور آپ کا ادب میرے دل میں اس قدر پایا جاتا ہے۔ کہ میں آپ کے سامنے بیٹھ نہیں سکتا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ نے ایک دفعہ مجلس میں اس بات کے خلاف تقریر کی۔ اور آپ نے فرمایا۔ یہ

نفس کا دھوکہ

ہے۔ چونکہ ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ میری مجلس میں نہ آنا ایک گناہ ہے۔ اس لئے اس گناہ کے دکھ سے بچنے کے لئے ان کے نفس نے یہ بہانا بنا لیا۔ اور مجلس میں نہ آنے کا باعث انہوں نے ادب اور اعزاز اور رعب قرار دے دیا۔ حالانکہ یہ نفس کی سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ کیا دوسروں کے دلوں میں

ادب اور اعزاز

نہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوری ایک مجلس اسی بات کے متعلق خرچ کی۔ اور آپ نے مجلس میں نہ آنے کو نفس کا بہانہ قرار دیا۔ اسی طرح اس قسم کے لوگ یہ کہہ کر اپنے نفسوں کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے خدمتِ دین کے کاموں میں حصہ نہ لیا تو کیا ہوا۔ ہم چندے سے سلسلہ کی زیادہ مدد کر رہے ہیں۔ مگر یہ بھی ان کے نفسوں کا دھوکہ ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور بیعت کر چکے ہیں۔ اور وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے لئے دین کا کام کرنا ضروری ہے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے۔ ان کے اپنے نفس کو اس دکھ اور تکلیف سے بچانے کے لئے جو ضمیر کی لعنت و ملامت سے ہوتی ہے۔ یہ بہانہ تراش کر پیش کر دیتے ہیں۔ کہ ہم چندے زیادہ دے رہے ہیں۔ اور یہی دین کی خدمت ہے۔ چونکہ اس قسم کے لوگ دوسرے آدمیوں میں اپنی عزت قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم جماعت کا صحیح اور کار آمد عضو ہیں۔ اس لئے وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم زیادہ روپیہ کما کر زیادہ چندہ دیتے ہیں حالانکہ دین کی خدمت کے لئے صرف دفتر کا وقت ہی ضروری نہیں۔ وہ دفتر کے اوقات میں بے شک دفتر کا کام کریں۔ لیکن دفتر کے اوقات ہوتے کتنے ہیں؟ کیا چوبیس گھنٹے ہی دفتر کا کام کرتے ہیں۔ دفتر کا وقت تو دس بجے سے چار بجے تک ہوتا ہے۔ اور تاجروں اور ڈاکٹروں وکیلوں وغیرہ کی کمائی کا وقت بھی عام طور پر چھ سات گھنٹے ہی ہوتا ہے۔ اس کے بعد لوگ گپیں مارتے ہیں۔ اور سیر کے لئے نکلتے

درخواست دعا

لیگوس (مغربی افریقہ) جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

نہایت اہم اور دیرینہ مقدمہ جو مخالفین نے ہمارے خلاف کھڑا کر رکھا ہے۔ کی سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی عبدالخالق صاحب رو بصحت ہیں

سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ) بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تازہ معاینہ میں جناب مولوی عبدالخالق صاحب مولوی فاضل مجاہد احمدیت (جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں) کی حالت رو بصحت بیان کی گئی ہے۔ تاہم احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے تا وہ اپنے فرائض کو بجا لا سکیں۔

ہیں سرکاری دفاتر میں کام کرنیوالوں کا وقت بھی ایسا ہی ہے کیونکہ ان کا کام عموماً دس بجے سے چار بجے تک ہوتا ہے۔ ۴ بجے کے بعد لوگ اپنا فارغ وقت سیر و تفریح اور گپوں وغیرہ میں گذارتے ہیں۔ اور سلسلہ بھی ان سے ایسے اوقات میں اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے۔ جبکہ وہ کمائی نہیں کر رہے ہوتے۔ اسی طرح وکلاء کا بھی کام کرنے کا وقت عام طور پر دس بجے سے تین چار بجے تک ہوتا ہے۔ تین چار بجے عدالتیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور وکلا فارغ اوقات میں اپنے گھروں میں مقدموں کی تیاری کرتے ہیں۔ اور کچھ وقت وہ بیوی بچوں میں بیٹھ کر گزارتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اوقات کا کچھ حصہ سیر و تفریح میں گزرتا ہے۔ ایسے فارغ اوقات میں ان کو

خدمت دین

کے کام کرنے چاہئیں۔ اور اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ فارغ وقت صرف وہی ہے جس میں انسان کو کوئی کام نہ ہو۔ باقی تمام اوقات مصروفیت کے ہیں۔ اور اس مسئلہ کو لمبا کیا جائے۔ تو پھر تو نمازوں کو بھی ترک کرنا پڑے گا۔

ہندوستان کے ایک بڑے لیڈر

جب بوڑھے ہوئے تو وہ نماز کے تارک ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یہ احساس ہوا ہے۔ کہ میں جو وقت نماز پڑھنے میں صرف کرتا ہوں۔ کیوں نہ اس وقت میں کوئی قومی خدمت ہی سرانجام دیا کروں۔ مگر وہ تو پھر بھی اپنا وقت قومی خدمت میں صرف کرتے تھے لیکن دنیا میں اکثر آدمی ایسے ہیں۔ جو اپنے فارغ اوقات سیر و تفریح اور گپوں وغیرہ میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن جب دین کی خدمت کرنے کا سوال آ جائے۔ تو ان کا چوبیس گھنٹے کا دن صرف ۲ گھنٹے کا دن بن جاتا ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں سے سات آٹھ گھنٹے کام کرنے کے ہوئے باقی ۱۶ گھنٹے رہ گئے۔ کوئی شخص سولہ گھنٹے سوتا نہیں۔ اور نہ ہی کوئی انسان سولہ گھنٹے نہاتا رہتا ہے۔ نہ ہی کوئی انسان سولہ گھنٹے کھاتا رہتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی انسان سولہ گھنٹے پاخانہ میں بیٹھا رہتا ہے۔ ان سب کاموں کے لئے اگر آٹھ گھنٹے رکھ لئے جائیں۔ تو پھر بھی آٹھ گھنٹے بچ جاتے ہیں۔ جن میں انسان نمازیں پڑھ سکتا۔ اور

سلسلے کے کام

کر سکتا ہے۔ آٹھ نہ سہی سات سہی سات نہ سہی چھ سہی۔ چھ نہ سہی پانچ سہی پانچ نہ سہی چار سہی۔ چار نہ سہی تین سہی کم از کم تین گھنٹے تو ہر انسان کے پاس فارغ ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے وہ ڈیڑھ گھنٹہ میں نمازیں ادا کر سکتا ہے۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ وہ سلسلہ کے کاموں میں صرف کر سکتا ہے۔ پس

جماعت کے لئے یہ ضروری امر

ہے۔ کہ اس کے اثر رکھنے والے افراد دین کی خدمت کے لئے وقت نکالیں۔ اور ہر احمدی کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ دین کی خدمت سے ہی اصل عزت حاصل ہوتی ہے۔ اگر زیادہ کمانے والے لوگ اس طرف متوجہ نہ ہوں۔ تو اس کے دو بڑے نتائج پیدا ہونگے۔ ایک یہ کہ کمزور لوگ دین کی خدمت سے کوتاہی اور سستی اختیار کر لیں گے۔ اور دوسرے یہ کہ ان کا اپنا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے چندوں کو

ان کے مونہہ پر مارے گا

اور فرمائے گا کہ ہم نے صرف چندے دینے کے متعلق ہی حکم نہیں دیا تھا بلکہ ہم نے تو کہا تھا مما رزقنٰھم ینفقون کہ ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس سے تم خرچ کرو۔ ہم نے صرف روپے کے متعلق تو نہیں کہا تھا۔ کیا ہم نے تم کو وقت نہیں دیا تھا۔ کیا ہم نے تمہیں ہاتھ پاؤں نہیں دیئے تھے۔ کیا ہم نے تمہیں کان ناک اور آنکھیں نہیں دی تھیں۔ کیا ہم نے تمہیں عقل اور فراست نہیں دی تھی۔ کیا ہم نے تمہیں علم نہیں دیا تھا۔ تمہارا فرض تھا۔ کہ ان

سب چیزوں میں سے ہمارا حصہ

ادا کرتے۔ جو شخص صرف چندہ دے کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی شخص نے دوسرے آدمی سے دس روپے قرض لئے ہوں۔ اور وہ ان میں سے ایک روپیہ ادا کر کے یہ سمجھ لے۔ کہ میں نے تمام قرضہ ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے صرف

ایک نعمت کا حق

ادا کر کے ہم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ویسے ہی مجرم ہیں جیسے دس روپیہ میں سے ایک روپیہ ادا کر کے باقی نو روپے ادا نہ کرنے والا مجرم ہے۔ پس ہر ایک نعمت جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس میں سے

اللہ تعالیٰ کا حصہ

ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص خدمت دین سے جی چراتا ہے۔ تو وہ لاکھ نہیں کروڑ روپیہ ہی چندہ کیوں نہ دے۔ ہم اس کے متعلق یہی کہیں گے کہ وہ ایمان کی حقیقی لذت سے محروم ہے۔ اگر روپیہ ہی اصل چیز ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ سب نبیوں کو فرماتا کہ تم تبلیغ کرنا چھوڑ دو صرف چندہ دے دیا کرو۔ جو شخص صرف چندے کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین اور خلفاء تو ادنیٰ کام کرتے ہیں۔ اصل کام وہی کر رہا ہے۔ اگر چندے دینا ہی سب سے بڑا کام ہوتا تو اللہ تعالیٰ انبیاء اور خلفاء کو بھی

صرف چندے دینے کا ہی حکم

دیتا۔ اور اگر صرف چندے دینا ہی ضروری ہوتا۔ تو جماعت احمدیہ اس طریق کار کو اختیار کرتی۔ کہ ہندوؤں اور عیسائیوں کو دین کے کاموں پر لگا دیا جاتا۔ اور خود احمدی زیادہ روپیہ کمانے والے کاموں میں لگ جاتے پریذیڈنٹ کا کام ایک احمدی کی بجائے ملاوامل کرتا۔ اور سیکرٹری کا کام بجٹ انگریز کرتا۔ اور تعلیم و تربیت کا کام سندر سنگھ کرتا۔ اور جب کوئی پوچھتا کہ جماعت کا پریذیڈنٹ کون ہے۔ تو کہا جاتا لالہ ملاوامل اور جب پوچھا جاتا سیکرٹری کون ہے۔ تو کہا جاتا بجٹ۔ اور جب پوچھا جاتا سیکرٹری تعلیم و تربیت کون ہے تو کہا جاتا سندر سنگھ۔ پوچھنے والا دریافت کرتا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے عہدیدار غیر مسلم ہیں۔ تو اس کو یہ جواب دیا جاتا۔ کہ

جماعت کے مفید وجود

زیادہ کمائی کرنے والے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور وہ فضول کام کر کے اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے کیا تم میں سے کوئی بھی معقول انسان اس طریق کو پسند کرتا ہے۔ اگر نہیں تو سمجھ لو۔ کہ خواہ کوئی کتنا بڑا مالدار ہے اور خواہ کوئی کتنا بڑا تاجر ہے۔ اور خواہ کوئی کتنا بڑا افسر ہے۔ اگر وہ دین کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتا۔ تو خواہ اس کے چندے لاکھوں تک ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ اس کے

دل میں ایمان نہیں

ہے۔ اگر اس کے دل میں ایمان ہوتا۔ تو وہ سب سے بڑی عزت خدمت دین کو سمجھتا۔ اور جو شخص صرف روپے ہی خدمت کرنے کو اصل خدمت سمجھتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور تابعین کی ہتک کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ ذلیل کام کرتے تھے۔ اور یہ اصل کام کر رہا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا روپیہ کبھی

برکت کا موجب

نہیں ہو سکتا۔ پس اب جبکہ جماعت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام عطا کردہ نعمتوں کا حصہ ادا کرے اور ہر فرد خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت نکالے۔ اور ہر فرد مقامی انجمنوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے اور ان کے کاموں میں پورے طور پر دلچسپی لے۔ اور اپنے وقت کا کچھ نہ کچھ حصہ مقامی جماعت کی

اصلاح و تربیت اور مضبوطی

میں خرچ کرے۔ میں نے خدام الاحمدیہ کو بھی اسی لئے قائم کیا تھا۔ کہ وہ

نوجوانوں سے کچھ نہ کچھ وقت خدمتِ دین کے لئے لیا کریں۔ اور اس وقت ان سے کوئی مفید کام کرایا جائے۔ اسی طرح جماعت کے ہر فرد کو اپنے اوقات میں سے کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر

ایمان کا امتحان

نہیں ہوتا۔ پس جماعت کو اس نازک ترین دور میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اور سلسلہ کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے حتی الامکان اپنے اوقات صرف کرنے چاہئیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو شخص دین کی خدمت کرے۔ وہ روپیہ سے سلسلہ کی خدمت نہ کرے۔ کیونکہ روپیہ بھی اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتوں ہی سے ہے۔ جس طرح کان۔ ناک۔ آنکھ۔ دماغ اور وقت اور علم میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح مال میں سے بھی حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور یہ بات اچھی طرح

ذہن نشین کر لو

کہ دین کی ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت بھی بہت بڑی عزت کا باعث ہے۔ اگر تم اس بات پر یقین نہیں رکھتے۔ تو پھر یا تو تمہارے اندر ایمان ہے ہی نہیں۔ اور اگر ایمان ہے۔ تو وہ معلق ہے۔ اس کو جب بھی ذرا سا جھٹکا لگا۔ وہ ٹوٹ جائے گا۔ اور تم اپنی ساری امیدوں اور آرزوؤں کو خاک میں ملتا ہوا دیکھو گے۔

حصولِ گندم کے متعلق عوام کی بڑھتی ہوئی مشکلات
اور
حکومت کا فرض

حکومت کی طرف سے عائد کردہ قوانین اور پابندیوں کا مقصد تو یہ ہوتا ہے۔ کہ عوام کی شکایات رفع ہوں۔ اور انہیں سہولت اور آرام حاصل ہو سکے لیکن اگر ان قوانین کا غلط استعمال کیا جائے۔ یا بدلے ہوئے حالات کے مطابق ان میں مناسب ترمیم یا تنسیخ نہ کی جائے۔ تو بسا اوقات وہ بجائے آرام کے پبلک کے لئے خواہ مخواہ کی تشویش اور تکلیف کا موجب بن جاتے ہیں۔

ملک کی غذائی صورتِ حالات کے متعلق حکومت نے جو پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ ان کی بھی آج کل یہی کیفیت ہو رہی ہے۔ کہ وہ بجائے پبلک کے لئے آرام کا باعث ہونے کے بہت تکلیف اور تشویش کا موجب بن گئی ہیں۔ جنگ ختم ہوئے ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ حالات کافی حد تک اعتدال پر آ چکے ہیں۔ گندم کی فصل بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ہے۔ لیکن پھر بھی حالت یہ ہے۔ کہ خود ان علاقوں میں بھی لوگوں کو اپنی سال بھر کی غذا کے متعلق اطمینان حاصل نہیں ہے۔ جو گندم کی پیداوار کے مرکز سمجھے جاتے ہیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ حکومت نے تقسیم اجناس کے متعلق جو پابندیاں عائد کر رکھی ہیں وہ موجودہ اقتصادی حالات کے لئے قطعاً موزوں نہیں ان کی وجہ سے طرح طرح کی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ گندم کا بھاؤ تیز ہو رہا ہے۔ بلیک مارکیٹ کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور عوام کے لئے گندم حاصل کرنے میں کئی طرح کی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ غرض جن مقاصد کے پیشِ نظر یہ پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

ان میں سے کوئی بھی پورا نہیں ہو رہا

جن علاقوں میں راشن سسٹم جاری ہے۔ وہاں تو گورنمنٹ نے پبلک کی سال بھر کی ضروریات کے لئے گندم مہیا کرنے کی ذمہ واری اپنے اوپر لے لی ہے۔ جس کی وجہ سے پبلک کو اطمینان ہے۔ لیکن جن علاقوں میں راشن سسٹم نہیں ہے۔ وہاں عجیب کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ ایک طرف تو گندم کے حصول کی راہ میں طرح طرح کی قانونی روکیں حائل ہیں۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ اس امر کی ضمانت دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہ وہ عوام کو سال بھر کی ضرورت کے مطابق گندم دے گی۔ یہ حالات صریحاً لوگوں کو اس امر کی دعوت دینے کے مترادف ہیں کہ وہ حکومت کے قوانین کا احترام نہ کریں۔ اور جس طرح بھی ہو سکے۔ گندم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت دیہات میں نئی گندم کا بھاؤ گرا ہوا ہے۔ آٹھ روپے من تک بھی گندم مل جاتی ہے۔ لیکن گورنمنٹ نے تقسیم اجناس کی جو سکیم جاری کر رکھی ہے۔ اس کی رو سے تو راشن شدہ علاقہ کے شہریوں کے لئے گوداموں کی بوسیدہ گندم بھی ۱۱/۲ روپے من پر بمشکل میسر آتی ہے۔ اور منڈی سکیم کے ماتحت یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ کہ منڈی سے نئی گندم اس وقت تک پبلک کے لئے نہیں لی جا سکتی۔ جب تک پرانی گندم خرید نہ لی جائے۔ علاوہ ازیں یہ گندم زمیندار۔ کچا آڑھتی۔ پکا آڑھتی۔ تھوک فروش سنڈیکیٹ اور لائسنسدار ڈپو ہولڈروں کے ہاتھوں میں باری باری منتقل ہونے کے بعد پبلک تک پہنچتی ہے۔ گویا ہر سودے پر چار بار منافع پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہی گندم جو پابندی کے بغیر آٹھ۔ نو روپے من پر مل سکتی ہے۔ وہ اس انتظام کے شکنجہ میں آکر گیارہ روپے فی من کے حساب سے خریدنی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی کافی تضیع اوقات اور دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے بعد۔

پس کچی آڑھت۔ پکی آڑھت۔ تھوک فروش سنڈیکیٹ اور ڈپو کے قیام کی اس سکیم سے پبلک کے لئے کوئی سہولت پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ پبلک کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ طریق سراسر غیر مناسب اور تکلیف دہ ہے۔ جنگ کے زمانہ کے مخصوص حالات کی بنا پر تو ایک خاص حد تک ان پابندیوں کی تکلیف کو برداشت کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اب تو جنگ بھی ختم ہو چکی ہے۔ ملک پہلے ہی اقتصادی بدحالی کا شکار ہے۔ فرقہ دارانہ فسادات کی وسیع اور ہمہ گیر رو نے تجارتی کاروبار میں ایک تعطل کی سی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ ان حالات میں اس امر کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔ کہ حکومت گندم کی قیمتوں اور اسکی تقسیم کے متعلق قوانین پر نظرِ ثانی کرے۔ اور عوام کی بڑھتی ہوئی پریشانیوں کو دور کرے۔

بلاشبہ ملک کے بعض حصوں میں پیداوار کی کمی ہے۔ اور باقی حصۂ ملک کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ کمی والے علاقوں کی مدد کرے۔ لیکن ان علاقوں کی خاطر سارے ملک میں ہی اس قسم کی جابرانہ پابندیوں کے ذریعہ قحط کی سی کیفیت پیدا کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر صحیح رنگ میں حالات کا جائزہ لیا جائے۔ اور عوام کی مشکلات کو مدِ نظر رکھا جائے۔ تو یقیناً ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ جس سے غذائی قلت والے علاقوں کی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ اور باقی حصۂ ملک بھی خواہ مخواہ کی پریشانی سے بچا رہے۔

ساری جائیداد کا وقف ہی قبول کیا جائے گا

حضور کی خدمت میں ایک دوست نے سوال پیش کیا۔ کہ "حضور کا حکم جائیداد وقف کرنے کا ہے ساری جائیداد وقف کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر حضور ساری جائیداد وقف کرنے کے لئے فرما دیں گے۔ تو انشاء اللہ ساری جائیداد وقف کر دوں گا۔" اس کا حضور نے جواب فرمایا ہے۔ کہ "پہلے جائیداد کا لفظ تھا۔ اب ساری جائیداد وقف کرنے کی تحریک ہے۔ اور یہ ہدایت ہے۔ کہ ساری جائیداد کی قیمت کا $\frac{1}{100}$ یا $\frac{1}{12}$ آمد سالانہ کا جو زیادہ ہو۔ وہ حفاظت کے لئے پیش کرے"۔

حضور کے ارشاد کے پیشِ نظر جزوی جائیداد کا وقف قبول نہیں کیا جائیگا۔ اس لئے ساری

ضرورت

ایکس سروس مین ایسوسی ایشن کے لئے ایک اکونٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار اصحاب خود کسی وقت دفتر میں آکر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو کاروباری حساب سے واقف ہو۔ (پریذیڈنٹ شیر محمد خاں)

گمشدہ لڑکا

خاکسار کا بڑا بھائی جس کا نام محمد شفیع تھا۔ اور اس کی عمر ۲۲ یا ۲۳ سال کی تھی۔ لاہور ملٹری ہسپتال سے گم ہو گیا ہے۔ اور معلوم نہیں کہاں چلا گیا ہے۔ اسکو احمدیہ لٹریچر پڑھنے کا

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

بہاولپور

حافظ نور الٰہی صاحب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ الفضل ایک ہندو ڈاکٹر کے نام جاری کرایا گیا۔ ریویو آف ریلیجنز کے پرچے اور ٹریکٹ "ہمارا کرشن" بعض ہندوؤں کو پڑھایا گیا۔ اور قرآن شریف کے بعض مقامات تفسیر دار سنائے گئے۔ بعض سے گوشت خوری کے متعلق بحث کی گئی۔ اور ایک مسئلہ کے متعلق پروفیسر سید عبدالقادر صاحب کا لٹریچر انہیں دیا گیا۔ انہوں نے وہ بنارس بھیج دیا ہے۔ کچھ اچھوت بھی دیر ا ذہیں جو متاثر ہو کر آپس میں صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ ایک پروفیسر صاحب ہو دیگر کتاب "تحفہ" خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ایک شیعہ عالم سے گفتگو ہوئی۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ چیدہ چیدہ ستر آدمیوں کے نام خطبہ نمبر جاری کیا گیا۔ جس کی قیمت مکرمی شیخ اقبال الدین صاحب مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ اور چوہدری فضل محمد صاحب نے ادا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

سندھ

پراونشل سیکرٹری صاحب صوبہ سندھ سے لکھتے ہیں۔ کہ موصولہ شدہ رپورٹوں کی رُو سے ۵۸۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ زیر رپورٹ ۲۷ بیعتیں ہوئیں۔ سندھ کے ۵۰ معززین۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ وزراء۔ کلکٹر۔ ڈپٹی کلکٹر جج صاحبان۔ مجسٹریٹ صاحبان وغیرہ کو خطوط لکھے گئے۔ دو ٹریکٹ لکھ کر سندھی، اردو انگریزی میں شائع کئے۔

چک ۳۲ بہاولپور

بہاولپور چک ۳۲ سے نواب الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اپنے بعض رشتہ داروں کو تبلیغ کی گئی۔ دو آدمیوں نے قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ بعض دیہاتوں کا دورہ کیا۔ اور قریباً ۲۰۰ آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض سعید روحیں شوق سے سنتی ہیں۔

بوگرہ بنگال

بوگرہ بنگال سے سید اعجاز احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جماعتوں کی تنظیم کی گئی۔ بنگال کے سالانہ جلسہ بوگرہ تشریف لائے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ بنگال کی سٹوڈنٹ فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور تاریخ احمدیت پر بات چیت ہوئی۔ ایک دو کتابیں بھی دیں۔ پراونشل مجلس شوریٰ میں شمولیت کی گئی۔ ایک خاتون نے احمدیت قبول کی۔

صوبہ سندھ

پراونشل سیکرٹری صوبہ سندھ ڈاکٹر شاہ محمد دین صاحب تبلیغی گوشوارہ میں لکھتے ہیں کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء سے اخیر دسمبر تک تبلیغی کوائف حسب ذیل ہیں۔ تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۱۶۷۔ تقسیم ٹریکٹ ۱۵۲۲ تعداد و بیعت کنندگان ۲۲ ہے

مالابار

احمد رشید صاحب مالاباری کاروناگاپلی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تین دوستوں نے احمدیت قبول کر کے بیعت کے خطوط لکھ دیئے ہیں۔ چند اور بھی تیار ہیں۔ ۲۲ دوستوں کو تبلیغی نوٹس لکھوائے۔ ۱۱ دوستوں نے سال میں ایک ایک احمدی بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ ۵ احمدی دوستوں میں تقریر کی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مقابلہ کی تقریریں کرائیں۔ اور اول، دوئم رہنے والوں دوستوں کو انعام دیا۔ دوستوں کو تفسیر کبیر کا درس دیا۔

کوہاٹ

حکیم عبدالرحیم صاحب واقف زندگی کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ بعض نمائندہ دہندگان سے ملا۔ ایک نے چندہ بھجوا دیا۔ اور باقیوں نے آئندہ باقاعدگی سے دینے کا وعدہ کیا۔ ایک پادری سے گفتگو ہوئی۔ بوجہ پنج قوم سے تعلق رکھنے کے جواب سے عاجز آجاتا تو بد اخلاقی سے پیش آتا۔ سٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر سے ملا۔ تین چار گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ سعید الفطرت آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ احمدیت قبول کرے گا۔ بعض دوسرے دوست بھی زیر تبلیغ ہیں۔

درخواست دعا۔ خاکسار کی چھوٹی لڑکی کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ عام حالت بھی کمزور ہے۔ احباب سے دعا کیلئے درخواست ہے۔ (فتح دین ٹکر کل۔ قادیان)

نتیجہ امتحان طالبات جامعہ نصرت برائے سال ۱۹۴۷ء

عورتوں کی تعلیم کی ضرورت پر مجھے چنداں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرما چکے ہیں۔ الجنۃ تحت اقدام الامہات۔ کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ یعنی اگر مائیں اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کریں۔ اور اُن کے دلوں اور دماغوں میں اپنے اقوال و اعمال سے نیکی کی عظمت قائم کر دیں۔ تو لازمی طور پر ان کے بچے نیک ہو کر جنت میں جائیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنہیں عورتوں کی تعلیمی ترقی کے لئے بعید فکر ہے۔ اسی غرض کے لئے جامعہ نصرت کو قائم کیا تھا۔ اور اب حضور نے طالبات کی سہولیت کے لئے یہ مراعات بھی دیدی ہیں۔ کہ جب کوئی طالبہ جامعہ نصرت، یا جو پرائیویٹ طور پر امتحان دینا چاہیئے۔ بیک وقت ایک درجہ کو پاس نہیں کر سکتی ہو۔ وہ ایک دو مضمونوں کا ایک دفعہ امتحان دیدے۔ پھر اگلے امتحان میں بقیہ مضمونوں کا۔ اسی طرح امتحان دینے والی طالبہ اس وقت دوسرے درجہ میں داخل ہو سکے گی جب وہ پہلے درجہ کے سب پرچوں میں کامیاب ہو جائے۔ ذیل میں طالبات جامعہ نصرت و پرائیویٹ طالبات کے امتحان برائے ۱۹۴۷ء کا نتیجہ شائع کیا جاتا ہے۔ (خاکسار جلال الدین شمس سیکرٹری مجلس تعلیم)

درجہ ممہدہ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	درجہ	کیفیت
۳۱	صفیہ بنت غلام حیدر صاحب	۵۱۸/۷۰۰	اول	
۲۹	رضیہ سلطانہ بنت محمد بخش صاحب	۵۰۲	دوم	
۳۰	ممتاز بیگم بنت چوہدری فضل احمد صاحب	۴۷۶	دوم	
۳۲	مبارکہ بیگم بنت سید ضیاء الدین احمد صاحب وکیل	۴۳۵	دوم	
۲۷	(پرائیویٹ) ضیاء بنت ملک مظفر احمد خان صاحب	۴۷۶	دوم	
۳۳	سیدہ میمونہ بیگم بنت سید ہاشم شاہ صاحب	کمپارٹمنٹ مضمون انگریزی و اردو		
۳۴	سلیمہ بنت محمد ابراہیم صاحب خلیل	″		
۳۵	سلیمہ طاہرہ بنت محمد عالم صاحب	″		مضمون انگریزی
۳۶	(پرائیویٹ) شمس النساء بنت سید صادق علی صاحب	″		″

درجہ عالمہ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	درجہ	کیفیت
۴۰	امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب	۵۵۲/۹۰۰	دوم	
۳۸	نسیمہ بنت غلام محمد صاحب	کمپارٹمنٹ مضمون عربی ادب الف و ب		
۴۲	(پرائیویٹ) سیدہ حفیظۃ الرحمن بنت حافظ عبدالرحمن صاحب	″		″
۳۹	مبارکہ بنت محمد جمیل صاحب			انگریزی
۴۱	سلیمہ بنت محمد الٰہی بخش صاحب	″		
۴۴	صالحہ بیگم بنت مولوی چراغ الدین صاحب	جن مضامین کا امتحان دیا تھا ان میں پاس ہے		

درجہ علیمہ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	درجہ / کیفیت
۴۵	نصیرہ بیگم نزہت	۴۹۸/۹۰۰	درجہ دوم
۴۷	امۃ الرشید شوکت صاحبہ۔	جتنے پرچوں کا امتحان دیا تھا۔ ان میں پاس ہے	
۴۳	عائشہ بنت غلام رسول صاحب	فیل	
۴۶	امۃ العزیز صاحبہ	علیمہ کے تمام مضامین میں پاس ہے۔	

نوٹ:۔ رول نمبر ۴۵ و ۴۶ طالبات جب تک انگریزی درجہ عالمہ کا امتحان پاس نہ کریں۔ انہیں کوئی سند نہیں دی جائیگی۔ عائشہ بنت غلام رسول صاحب رول ۴۳ صرف ایک مضمون اردو میں پاس ہے دوبارہ تمام مضامین کا امتحان دیں گی۔ امۃ الرشید شوکت رول ۴۷ کو انگریزی درجہ عالمہ کے امتحان کے علاوہ حدیث درجہ علیمہ کا امتحان بھی پاس کرنا ہے۔

بڑے باغ اور احمدیہ فروٹ فارم کے پھل کی نیلامی

انشاء اللہ آئندہ اتوار بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۴۷ء بڑے تخمی باغ اور احمدیہ فروٹ فارم قادیان کے ثمر آم اور ثمر جامن کی نیلامی ہو گی۔ جو اصحاب نیلامی میں شریک ہونا چاہیں۔ انہیں ضمانت کے طور پر ایک سو روپیہ پیشگی داخل کرانا ہو گا۔ مگر مالکان یا ان کے نمائندوں کو حق ہو گا۔ کہ اگر کسی مصلحت سے جس کا اظہار ضروری نہیں ہو گا۔ کسی شخص کی بولی میں شرکت پسند نہ کریں تو اسے بولی میں شرکت کی اجازت نہ دیں۔ اور بولی ختم ہونے پر جس خریدار کے نام بولی ختم ہو گی اسے زر بولی کا نصف حصہ فوراً بلا توقف داخل کرانا ہو گا۔ اور باقی نصف حصہ دو دن کے اندر اندر قابل ادا ہو گا۔ ورنہ بولی منسوخ کر کے رقم ضبط کر لی جائے گی۔ اگر مالکان یا ان کے نمائندے یہ محسوس کریں (جس میں ان کا فیصلہ آخری ہو گا) کہ بولی دینے والے آپس میں سازش کر کے بولی کو دانستہ کم رکھ رہے ہیں۔ یا بولی کی رقم مالکان کے اعلان کردہ اندازے سے کم ہو تو انہیں بولی کو نامنظور کرنے یا نیلامی کے طریق کو ترک کر کے پرائیویٹ طور پر سودا کرنے کا حق ہو گا۔ دیگر شرائط موقع پر سنا دی جائیں گی۔ جن کی پابندی سب خریداروں پر واجب ہو گی۔ فقط

منشی محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان ۱۲/۵/۴۷

شباکن شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پیدا نے۔ ورسخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے احتیاجات سے بچا لیتا ہے

قیمت یکصد قرص ۱۲ر اور پچاس قرص عہ۔ شفائی درجن ۸ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق** قادیان

انگلستان کے سب سے پہلے واقف زندگی

بشیر آرچرڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں میجسٹک کیفے میں گیا۔ اس کی صفائی اور احکام کی مستعدی کیساتھ تعمیل کرنے سے بہت متاثر ہوا (بشیر آرچرڈ) عمدہ ٹھنڈے اور گرم مشروبات کیلئے میجسٹک کیفے ریلوے روڈ میں تشریف لا دیں۔ محمود احمد پروپرائٹر

پانچ روپے بارہ آنے میں طاقت کیلئے اعلیٰ دوا

مردانگی

ایک بار منگوا کر ضرور استعمال کریں

ملنے کا پتہ محمد وسیم اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (منیجر)

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر کشتہ یاقوت۔ کشتہ سنگ یشب کشتہ زہر مہرہ کے اور بہت سی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک دس روپے

فوری علاج

ہیضہ۔ قے۔ متلی اور اسہال کو فوراً روکتا ہے۔ معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے مفید ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ درد شقیقہ اور درد سر کے علاوہ ہر قسم کے درد و زہریلے جانوروں کے کاٹے کا مجرب علاج ہے۔ ہر گھر میں اس کا ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ گھر کا ڈاکٹر ہے اور سفر کا بہترین رفیق ہے۔ قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

صحت کی ترقی ——— قوم کی تعمیر ہے

قرص مرکب افسنتین

یہ دوا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا مشہور نسخہ ہے

حضور اس نسخہ مبارک کو ساری عمر کثرت سے استعمال کراتے رہے۔ مندرجہ ذیل عوارض میں بے حد مفید ثابت ہوا۔

وہم۔ غم و فکر۔ ڈر۔ شک۔ مالیخولیا۔ ہسٹیریا۔ بری عادات۔ دماغی پریشانی۔ معدہ کی خرابی۔ جگر کی خرابی۔ بھوک کم لگنا۔ اعصابی کمزوری۔ نیند نہ آنا۔

ان سب عوارض میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے

قیمت ۔۔ ٹکیہ مرکب افسنتین ۴ روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ قادیان

شادی کا جہیز اور دوستوں کو تحفہ

قرآن مجید مترجم

جس کا ترجمہ حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے معانیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ طرز کتابت یسرنا القرآن کی ہے۔
ہدیہ مجلد اعلےٰ ساڑھے گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک ہے۔
ملنے کا پتہ:- مکتبہ احمدیہ قادیان

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب جب سے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر الگ ہو گئے ہیں۔ تب سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب صرف مجدد اور مسیح تھے مگر وہ نبی نہ تھے۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی شخص کافر ہو سکتا ہے اور حضرت مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ہم نے کئی سال ہوئے ان کو چیلنج دیا ہے۔ کہ آپ اپنا یہ عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کر دیں ہم آپ کو پچیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ جس کی تفصیل ہمارے اردو انگریزی رسالہ میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے اور ان کو یہ حلف اٹھانے پر تیار کرنے والے کو بھی پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ان کے حیدرآباد کے نمائندہ مولوی انعام الحق صاحب ایڈیٹر پیغام صلح نے کہا یہ جملہ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ کے پاس نقد جمع کر دینا ہوگا۔ ہم نے یہ بھی منظور کیا۔ مگر وہ اب تک بھاگتے ہی رہے ہیں ہم نے ان پر آخری اتمام حجت کرنے کے لیے یہ بھی منظور کیا کہ ہمارے شائع کردہ حلف میں اگر کوئی الفاظ ایسے ہوں جسے وہ نہیں مانتے تو وہ ہمیں بتلائیں ہم اسے حلف سے خارج کر دیں گے۔ پھر بھی وہ گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو!

کہ ہم نے اس دورنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ بفضل خدا ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار:- عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اعلان برائے فروخت مکان:- ایک با موقعہ پختہ مکان محلہ مسجد فضل میں نہایت اعلیٰ میٹریل سے تیار شدہ قابل فروخت موجود ہے جس میں علاوہ بیٹھک گودام روم اور باورچی خانہ کے تین بڑے کمرے برآمدہ دو پختہ صحن ہے۔ بجلی اور پانی کا اعلیٰ انتظام ہے گرمیوں میں چھت پر کھلے سونے کے لیے قد آدم پردے بھی موجود ہیں مسجد مبارک مسجد اقصیٰ اور حضرت صاحب کے گھروں کے بالکل قریب واقع ہے بازار کی سائیڈ میں دو دکانیں بھی تعمیر ہو سکتی ہیں۔ جنکی بنیادیں بھری ہوئی ہیں۔ خواہشمند احباب خود ملکر فیصلہ کریں۔ ضیاء الدین احمد
(احمدیہ بوٹ شوز محلہ دارالفتوح قادیان)

اعلان!

ایک لمیٹڈ کمپنی کی ضروریات کے لئے ایک تجربہ کار مینیجر کی ضرورت ہے۔ جس کو تجارت کا بہت اچھا تجربہ ہو خاص طور پر امپورٹ ایکسپورٹ کے کام سے پوری واقفیت ہو۔ مثلاً ایسے دوست ہوں جنہوں نے بڑی بڑی ایکسپورٹ امپورٹ کا کام کرنیوالی کمپنیوں میں کسی ذمہ دار عہدہ پر کام کیا ہو یا کام کر رہے ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ پانچ سو سے آٹھ سو روپے تک ہوگا۔ امیدوار احباب اپنی درخواستیں پورے کوائف اور سرٹیفکیٹ کے ساتھ مجھے ۵ جون تک بھجوائیں۔

خواجہ عبدالکریم
وکیل التجارۃ للتحریک جدید قادیان

بمبئی ایجنسی سکرو درزی سگر کی

اس وقت تمام ہندوستان سکرین کی مانگ کر رہی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بذریعہ پارسل پوسٹ بآسانی یہ چیز بمبئی سے منگوائیں اور جلدی منگوائیں۔ یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۴۳ جمشید فیروز محل بمبئی ۳

کشمیر کی بوٹیاں:- میں کشمیر کی جڑی بوٹیاں اسطوخدوس زیرہ سیاہ بنفشہ وغیرہ مہیا کرتا ہوں۔ جس دوکاندار کو ضرورت ہو۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کرے۔ صرف نمونہ مال بھیجا جائیگا۔
المشتہر:- حکیم مفتی محمد منظور مقامی ہانجی پورہ ڈاکخانہ نرہ گام ضلع بارہ مولا کشمیر

بواسیر کی بار بار تجربہ شدہ ثابت شدہ مفید دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں — ایک ماہ کا کورس عہ آٹھ روپے

ضروری خبریں

ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ لنڈن میں

لنڈن ۱۳ مئی۔ ہندوستان کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آج برطانوی وزارت کا ایک اہم اجلاس ہو رہا ہے۔ وائسرائے ہند کے نمائندے لارڈ اسمے بھی اس میں خاص دعوت کی بناء پر شریک ہوں گے۔ وائسرائے نے ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس کی تاریخ میں جو تبدیلی کی ہے۔ اس کے متعلق لنڈن کے سیاسی حلقوں نے اس خیال کی تصدیق کی ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس کے بعد لنڈن اور دہلی سے بیک وقت ایک وائٹ پیپر شائع ہونے والا ہے جسے پارلیمنٹ میں پیش کرنا ضروری ہے چونکہ اگلے ہفتے پارلیمنٹ میں تعطیلات ہو رہی ہیں۔ اس لئے اگر پہلے اعلان کے مطابق ۱۷ مئی کو کانفرنس ہوتی تو پارلیمنٹ میں اجلاس نہ ہونے کی وجہ سے بیک وقت یہ وائٹ پیپر شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ کل رات لارڈ اسمے نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ کے دفتر میں اہم بات چیت کی۔ لارڈ اسمے نے پہلے پروگرام کے مطابق آج عازم ہند ہو جانا تھا۔ لیکن اب آپ کی روانگی ملتوی ہو گئی ہے۔

رائٹر کے سیاسی مبصر کا بیان ہے۔ کہ وائٹ پیپر میں بتایا جائے گا۔ کہ اختیارات منتقل کرنے کے سلسلے میں ہندوستانی لیڈروں کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔

جنگی قرضوں کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

لنڈن ۱۳ مئی۔ کل دارالعوام میں سوالات کے وقت مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے برطانیہ کے جنگی قرضوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس سلسلے میں کچھ عرصہ قبل وزیر خزانہ نے جو بیان دیا تھا۔ اسے ہی برطانیہ کی سرکاری پالیسی سمجھنا چاہیئے۔ وزیر خزانہ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ برطانیہ کے ذمے جو جنگی قرضے ہیں حتی الامکان انہیں کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ یہ کوئی نئی پالیسی نہیں ہے بلکہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان معاہدہ کی دسویں دفعہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور پارلیمنٹ اسے منظور کر چکی ہے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ اتحادی اقوام کی اسمبلی میں جب جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے امتیازی سلوک کا معاملہ پیش ہو گا۔ تو برطانیہ اس وقت کے حالات کے مطابق رویہ اختیار کرے گا۔ لیکن وہ رویہ بہرحال اتحادی اقوام کے چارٹر کے منافی نہیں ہو گا۔

دستور ساز اسمبلی کو مردہ وجود نہ سمجھا جائے

مدراس ۱۳ مئی۔ ایک پارٹی کے موقعہ پر دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے دستور ساز اسمبلی کا ذکر کیا۔ اور کہا اسمبلی کوشش کرے گی۔ کہ جون ۱۹۴۸ء سے بہت پہلے ہی ہندوستان کا آئین تیار کر لیا جائے۔ آپ نے اعتراف کیا۔ کہ اس وقت تک اسمبلی خاطر خواہ طریق سے کام نہیں کر سکی۔ اور اسی کا کام رکا رہا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ دستور ساز اسمبلی محض ایک مردہ وجود کی طرح ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسمبلی اقلیتوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ رواداری کا طریق اختیار کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اسمبلی کی بڑی پارٹی پر من مانی کارروائی کرنے کا الزام عائد نہ ہو سکے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت تک اقلیتوں کو اسمبلی میں شامل ہونے کا کافی موقعہ دیا جا چکا ہے۔ لیکن اگر اب بھی وہ نہ آئیں تو پھر ہم کام کو روک نہیں سکتے۔

فلسطین کا مسئلہ اتحادی اسمبلی میں

نیویارک ۱۲ مئی۔ مجلس اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے تحقیقات کرنے والی کمیٹی سے سفارش کی ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹ میں فلسطین کی آزادی کا ذکر نہ کرے۔ یہ فیصلہ ۱۴ کے مقابلہ میں ۲۹ آراء سے کیا گیا۔ دو ملک اجلاس میں شریک نہ ہوئے اور روس ملک غیر جانبدار رہا ہے۔

وزیر اعظم شام نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر اتحادی اسمبلی میں اعراب فلسطین کے خلاف فیصلہ ہوا۔ تو فوری طور پر تمام عرب ممالک کا ایک اجلاس بلایا جائیگا۔ جس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

اچھوت تقسیم پنجاب کے خلاف ہیں

جالندھر ۱۰ مئی۔ مسٹر بالمکند جنرل سکرٹری پنجاب شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن جو حال ہی میں ڈاکٹر امبیدکار اور مسٹر منڈل سے دہلی میں ملاقات کرنے کے بعد واپس آئے ہیں نے بتایا کہ پنجاب شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کی طرف سے ڈاکٹر امبیدکار اور مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد تقسیم پنجاب کی کانگرسی تجویز کے خلاف ایک ریزولیوشن تیار کر رہے ہیں۔ اس ریزولیوشن کو عنقریب ورکنگ کمیٹی میں پیش کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ اس بات کی بڑی امید کی جاتی ہے۔ کہ ماسکو میں انگریزوں اور روسیوں کے مابین تجارت کی بات چیت کامیاب ہو جائے گی۔ اس امید کی تائید مسٹر اسٹالین کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ کہ مشرقی یورپ کے ملکوں کو مغربی یورپ سے تجارتی رشتہ مضبوط کرنا چاہیئے۔

اس معاہدہ تجارت کی وجہ یہ ہے۔ کہ روس کے بہت سے مغربی علاقوں میں جنگ کی وجہ سے بہت بربادی ہوئی ہے۔ اور وہاں ابھی تک ابتدائی تعمیری کام ہو رہا ہے۔ پولینڈ اور انگلستان کا معاہدہ تجارت بھی اس رجحان کا پتہ دیتا ہے۔ اس کے بعد خیال کیا جاتا ہے کہ رومانیہ اور ہنگری کے ساتھ معاہدہ ہو گا۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ شہری رسل و رسائل کی برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ برطانوی ہوائی جہازوں میں سفر کرنے والے تمام مردوں کا سرکاری وزن یکساں خیال کیا جائے گا۔

اس حکم سے اس بات کی ضرورت ختم ہو گئی ہے۔ کہ ہر ایک مسافر کا جداگانہ وزن کیا جائے۔ یہ قانون صرف ان جہازوں پر عائد ہو گا۔ جن میں بارہ یا اس سے زیادہ مسافروں کی گنجائش ہو۔

امرتسر ۱۴ مئی۔ افواہ ہے کہ امرتسر میں مارشل لاء نافذ ہو گیا ہے۔ آج جب چند گھنٹوں کے لئے کرفیو ہٹایا گیا۔ تو مقامات پر آگ لگا دی گئی۔ ۲۷ اشخاص گھائل کئے گئے۔ جن میں سے تین ہلاک ہو گئے۔ ۱۷ اشخاص فائرنگ سے زخمی ہوئے۔ چھ اشخاص کو چھرے گھونپے گئے سب سے زیادہ افسوسناک واقعہ یہ ہے۔ کہ دو مخالف گروہوں میں باقاعدہ طور پر جنگ ہوتی رہی۔ جس میں دیسی ساخت کے بیسیوں بم بھی استعمال کئے گئے۔ صورت حالات پولیس کے قابو سے باہر ہو گئی تھی اس لئے فوج بلائی گئی۔ فوج نے آتے ہی گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ ایک شخص کے ہاتھ میں مٹی کے تیل کا ڈبہ تھا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔ امرتسر کے بعض علاقوں میں ۴۸ گھنٹوں کا اور بعض علاقوں میں ۲۴ گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے آج صبح سے صورت حالات اصلاح پذیر ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۲ مئی:- آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایسوسی ایشن کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے بہت جلد دنیا بھر کے مسلمان اخباروں کی ایک کانفرنس دہلی میں بلائی جائے۔ ایسوسی ایشن کا صدر دفتر لاہور میں قائم کیا جائیگا۔ مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان ایسوسی ایشن کے پہلے سال کے صدر اور مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر نوائے وقت اس کے سیکرٹری منتخب کئے گئے ہیں۔

تحریک جدید کے سیکرٹریوں کا انتخاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع شدہ ہے۔ کہ ہر جماعت میں تحریک جدید کے دو سیکرٹریوں کا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ ایک سیکرٹری مال تحریک جدید دوسرا عام سیکرٹری تحریک جدید۔ چونکہ آج کل انتخاب ہو رہے ہیں، اس لئے ہر جماعت کے لئے ضروری ہے کہ تحریک جدید کے لئے ان دونوں سیکرٹریوں کا انتخاب کیا جاوے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ملک عطاء الرحمن صاحب کے متعلق تازہ اطلاع

جناب ملک صاحب کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔